شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الکریم اما بعد فأعوذ

باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

صدق اللہ العظیم

قارئین کرام! اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے پناہ احسان و کرم ہے کہ اس نے ہمیں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نورِ ہدایت عطا فرمایا اور ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نجات دی- ہر مسلمان یہ بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے اپنے مسلم بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے- چاہے وہ پڑوسی ہو، دوست یا رشتے دار حتیٰ کہ کوئی راہ گیر ہی کیوں نہ ہو، کسی مسلمان کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ بلا وجہ شرعی دوسرے مسلمان سے تلخ روی سے پیش آئے- اس حقیقت سے بھی کسی کو مجالِ انکار نہیں کہ اگر انسان مکمل طور پر اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو معاشرے سے فساد و بدامنی کا یقیناً خاتمہ ہو جائے گا- تمام عالم سے مفلسی کی وبا کو ختم کیا جا سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ ہر شخص زکوٰۃ کی اہمیت کو سمجھ کر پوری ایمانداری سے اسے ادا کرے- ہر فرد اگر اپنی قومی و ملی ذمہ داری کو سمجھے تو یقینِ کامل ہے کہ کوئی بچہ بھی ان شاء اللہ بھوکا نہیں سوئے گا- اپنے بھائی کے یتیم بچوں کی کفالت اگر ایک حساس

بھائی اپنا دینی و ملی فرض سمجھ کر کرے تو کبھی کوئی یتیم سڑکوں پر در بدر بھٹکتا نظر نہ آئے گا- یہ وہ زندہ و جاوید حقیقت سے جس سے تغافل تو کیا جا سکتا ہے مگر انکار نہیں- اور بات بھی یہی ہے کہ اسلام نے اپنے پیروؤں کو وہ نظام عطا فرمایا ہے جس کی نظیر لانے سے تمام ادیان عاجز و قاصر ہیں-

مگر ہمارے دور کا المیہ یہ ہے اور خونِ جگر کو سیاہی بنا کر عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ آج مسلم قوم کی ایک تعداد نے ان حسین پیغامات اور روشن احکامات کو پس پشت ڈال دیا ہے- روگردانی اور انحراف کا یہ عالم ہے کہ معاشرے کی تشکیل تو کجا، اپنے گھر ہی کے ماحول کو سنوارنا لوہے کے چنے چبانے جیسا ہو گیا ہے- عریانیت اور فحاشی کا دور دورہ ہے- گھروں میں آلاتِ لہو و لعب کی کثرت ہے، موسیقی عام ہو چکی ہے- اور لوگ رفتہ رفتہ اپنی ہلاکت کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں- (العیاذ باللہ)

ضرورت وقت یہ ہے کہ گھر گھر میں قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کیا جائے، سکول کالجز میں سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا جائے اور یونیورسٹیز کے نصاب میں تصوف کی کتب کو شامل کیا جائے، تاکہ جب ہماری نسلِ نو عصری علوم سے آراستہ و پیراستہ ہو کر معاشرے میں قدم رکھے تو اس کی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کے لئے قرآن و حدیث کی تعلیمات اس کی ہم قدم رہیں- علمائے کرام سے بھی روابط کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جب کبھی کوئی مسئلہ در پیش ہو تو معاشرے کی مکمل قیادت کی جا سکے اور اسے گمراہی کے دلدل میں گرنے سے بچایا جا سکے- اسی کے ساتھ لوگوں کے مابین سنت کو عام کرنا بھی ایک اہم کام ہے جس سے لوگوں کی تربیت کی جا سکے- وہیں قانون اسلام کے نفاذ اور اس کے محاسن کے فروغ کی بھی از حد حاجت

ہے، اسی سے ہم تمام غیر قانونی اور غیر ملکی حرکات پر بر وقت پابندی لگا سکتے ہیں اور کئی فتنوں کا استیصال کر سکتے ہیں۔

عزیزوں! ایک اور مشورہ عرض کرنا چاہوں گا، خدارا اس پر ضرور توجہ دیجئے گا اور عملی جامہ پہنانے کی کوشش کیجئے گا، آج جب ہمارے یہاں کسی شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو عموماً اس کے عزیز و اقارب، اہل محلہ وغیرہ دوست و رشتے دار اس کے ایصال ثواب کے لئے محافل کا انعقاد کرتے ہیں، سوئم، تیجہ، دسواں، چالیسواں، ششماہی، برسی وغیرہ کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں، بلا شبہ یہ تمام امورِ خیر ہیں اور ایسے کارہائے ثواب سے مردے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ بات بھی مشاہدے سے ثابت ہے کہ ان کاموں میں عوام بہت حد تک احتیاط برتّی ہے، اور ان میں دل کھول کر خرچ کرتی ہے۔ ان تمام کاموں کی عظمت اپنی جگہ، مگر میرے پیاروں! آج جس کے فوت ہو جانے پر ہمارے تمام معاشی اسباب کے دروازے اس کے ایصال ثواب کے لئے کھل گئے ہیں، جیسے آج ہم اس کے بارے میں برا نہیں کہنا چاہتے اور نہ ہی سننا چاہتے ہیں، جیسے آج اس کی میت کو دیکھ کر اس سے دل پذیر باتیں کر رہے ہیں، کاش کہ یہ سب اس کی زندگی میں بھی کیا ہوتا۔ آج تو اس کے چالیسویں کی فاتحہ میں ہر قسم کے اعلیٰ طعام و مشروب کا انتظام و انصرام کیا گیا ہے، کاش کبھی اس کی زندگی میں بھی اسے گھر پر بلایا ہوتا، اس سے دو میٹھے بول کہے ہوتے اور ایک محبت بھری چائے ہی پلا دی ہوتی۔ آج تو رو رو کر اس سے اپنی بد سلوکی کی معافی طلب کر رہے ہیں کاش اس کی حیات میں بھی کبھی اپنی فرضی عزت کو بالائے طاق رکھ کر اس کی طرف محبت و دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہوتا۔

میرے دوستوں! وہ فوت شدہ شخص تو دنیا سے چلا گیا، مگر بہت سے لوگ ابھی بھی اسی عالم میں موجود ہیں جو آپ کی فکر و توجہ کے حق دار ہیں، جن پر آپ خرچ کر سکتے ہیں، جن کی خدمت

میں آپ اپنی مالی امداد پیش کر کے کثیر ثواب کما سکتے ہیں- بہت سے بے سہارا، یتیم، غریب، مسکین، مفلس و نادار لوگ آج بھی آپ کی راہ تک رہے ہیں کہ شاید کوئی اللہ تبارک و تعالیٰ کا بندہ آکر ہماری مدد کر جائے- لہٰذا اے ملت اسلامیہ کے ذمہ دار لوگوں! اپنے قومی و ملی فریضے کو سمجھو اور اس کی ادائیگی میں منہمک ہو جاؤ، قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

ترجمہ: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو [القرآن - سورۃ البقرۃ آیت نمبر 83]

معلوم ہوا کہ مسکینوں، غریبوں، یتیموں، بے سہاروں اور اپنے ضرورت مند رشتے داروں کے ساتھ بھلائی کرنا، ان کی امداد کرنا، ان سے عزت سے پیش آنا، یہ تمام ہماری ملی و انسانی ذمہ داری بھی ہے اور دینی فریضہ بھی- اسی کے ساتھ اپنی گفتگو کو اختتام پذیر کرنا چاہوں گا-

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

آمین یارب العالمین بجاہ النبي الأمین علیہ اجمل الصلوۃ و اکمل التسلیم

۲۶ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ بمطابق 21 اپریل 2020

سگِ بارگاہِ تاجُ الشریعہ علیہ الرحمۃ و الرضوان.

فردین احمد خان رضوی

النجم اسلامک میڈیا